مدارس اور اہل مدارس کے تحفظ کا سوال

مولانا محمد ازہر

محدثِ عصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کے قائم کردہ ادارے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس دارالافتاء حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری شہیدؒ، ان کے نائب مولانا مفتی محمد صالح رحمہ اللہ اور جامعہ کے طالب علم سید حسان علی شاہ کے دردناک سانحۂ شہادت نے دینی حلقوں کو ایک مرتبہ پھر جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے، اسلام اور پاکستان کے دشمن اب کچھ عرصے سے ایسے علمائے دین کو چن چن کر نشانہ بنا رہے ہیں، جن کا وجود اہل پاکستان کے لئے بہت بڑا سرمایہ اور نعمت خداوندی ہے، جن کی سرگرمیاں کتاب وسنت کی تعلیم وتدریس اور اہل ایمان کی اصلاح وخیر خواہی تک محدود ہیں، یہ لوگ مدارس کی چار دیواری میں رہ کر خاموشی کے ساتھ مسلمانوں کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں، اس فرض کی بجا آوری کے لئے وہ معمولی مشاہروں پر اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے یومیہ بڑی خوش دلی سے درس وتدریس، مطالعہ اور فتویٰ نویسی میں مشغول ومنہمک رہتے ہیں، حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری رحمہ اللہ بھی اس قبیلے کے معتدل مزاج، سنجیدہ اور علمی کام میں منہمک رہنے والے فرد فرید تھے، جن کی زندگی قرآن وسنت کو انسانیت تک پہنچانے کے لئے وقف تھی، جن سفاک قاتلوں نے ان کے خون سے ہاتھ رنگے ہیں، انہوں نے ایک انسان ہی نہیں، علم کا خون بھی کیا ہے اور خدانخواستہ یہ سلسلہ کچھ عرصہ اور چلتا رہا تو چاروں طرف ظلمتوں اور جہالتوں کا بسیرا ہوگا، علماء کے اٹھنے کے ساتھ علم بھی اٹھ جائے گا، اس سے پہلے بھی ہم ان قاتلوں کے ہاتھوں کتنے جید علماء، تقویٰ وللّٰہیت کے مجسموں اور نادرۂ روزگار افراد سے محروم ہو چکے ہیں، لیکن افسوس یہ ہے کہ ایسے دردناک سانحات کی پیش بندی اور مستقبل کی منصوبہ بندی کے لئے کوئی مستقل اور سنجیدہ کوشش اب تک نہیں کی گئی۔

اس دور میں رسمی احتجاجی بیانات اور تعزیتی قرار دادیں قاتل کا ہاتھ مروڑنے کے لئے کافی نہیں، مصلحتوں کی اسیر حکومتیں اس وقت تک سنجیدگی سے کسی مسئلے کے حل کی طرف متوجہ نہیں ہوتیں، جب تک آنچ ان کے دامن اقتدار تک نہ

پہنچے، اس کے لئے منتشر صفوں کی شیرازہ بندی، اتحاد، صبر واستقلال اور ایثار کے علاوہ اس عہد کی ضرورت ہے کہ مشائخ عظام اور علمائے کرام کی قیمتی جانوں کا تحفظ تمام وقتی تقاضوں اور مصلحتوں سے بالاتر ہے، کراچی میں تین ہزار سے زائد مدارس اور دینی ادارے کام کررہے ہیں، مساجد کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے، ان مدارس ومساجد میں پڑھنے، پڑھانے اور کام کرنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے، جو اپنے بزرگوں کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہروقت تیار ہیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ ہم سب کی اجتماعی کوتاہی ہے کہ علمائے کرام کے خون کی ارزانی کی روک تھام کے لئے ہم سب کو جس موثر انداز میں آواز اٹھانی چاہئے تھی، اب تک ہم نہیں اٹھا سکے۔

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد "دیر آید درست آید" کے مصداق یہ امر بہرحال امید افزا ہے کہ کراچی میں علماء، طلبہ اور مذہبی کارکنوں کے پے درپے قتل اور مدارس پر حملوں کے خلاف دینی مدارس اور مذہبی جماعتوں نے مرحلہ وار بڑے پیمانے پر تحریک شروع کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے، جس کا حتمی فیصلہ (6 فروری 2013ء) جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں ہونے والے اجلاس میں متوقع ہے، اس اجلاس میں وفاق المدارس العربیہ کی قیادت کے علاوہ دینی سیاسی جماعتوں کے نمائندے بھی شرکت کررہے ہیں، وفاق المدارس کے ذرائع کے مطابق جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس دارالافتاء مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری رحمہ اللہ، مفتی صالح اور طالب علم سید حسان علی شاہ رحمہ اللہ کی شہادت کے 72 گھنٹے بعد بھی وفاقی یا صوبائی حکومت کے کسی نمائندے نے متعلقہ علماء یا شہداء کے ورثا سے تعزیت کرنا گوارا نہیں کیا جبکہ علمائے کرام نے سپریم کورٹ سے ازخود نوٹس لینے کا مطالبہ کیا تھا، اس کو بھی نظرانداز کیا گیا، جس کی وجہ سے علماء، طلبہ اور مذہبی جماعتوں میں سخت غم وغصہ اور اشتعال پایا جاتا ہے، اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑے پیمانے پر مرحلہ وار احتجاجی تحریک شروع کرنے پر مشاورت کا ابتدائی مرحلہ مکمل کرلیا گیا ہے، اس حوالے سے حتمی حکمت عملی اور مراحل اور ترتیب کے فیصلوں کا اعلان جلد متوقع ہے، ذرائع کا کہنا ہے کہ دھرنے اور تدریس کی کلاسیں شروع کرنے کی صورت میں ہوگا، احتجاج کے دیگر مراحل پر بھی غور کیا جارہا ہے، ابتدائی طور پر احتجاج کا دائرہ کراچی، بعد ازاں سندھ اور پھر ملک بھر تک پھیلا دیا جائے گا۔

دینی حلقوں کی یہ مشترکہ آواز اور احتجاج کا فیصلہ قابل ستائش ہے، ایک پلیٹ فارم سے بلند ہونے والی اکابر کی اس آواز پر لاکھوں مخلصین ان شاء اللہ العزیز لبیک کہنے کے لئے تیار ہوں گے، تاہم حکومت تک یہ صدائے احتجاج اسی صورت میں پہنچے گی، جب اسے منظم ومربوط اور مستقل بنیادوں پر جاری رکھا جائے گا، راقم نے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی شہادت پر اپنے تعزیتی مضمون میں اس کی طرف اشارہ کیا تھا کہ کوئٹہ میں دہشت گردی کا نشانہ بننے والوں کے ورثا نے موثر احتجاج کے ذریعے تین دن کے اندر نہ صرف اپنے مطالبات منوالئے بلکہ بلوچستان کی حکومت ختم کرانے میں بھی کامیاب ہوگئے۔ انہوں نے میتیں چوراہے میں رکھ کر اس وقت تک دفن کرنے سے انکار کردیا، جب تک حکومت

نے ان کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیک دیئے، ہمیں بھی علمائے حق کی جانوں کے تحفظ کے لئے اسی نوع کی استقامت وہمت سے کام لینا چاہئے، اگر ہم یہ دیکھتے اور کہتے رہے کہ یہ افراد کا نہیں، اداروں کا کام ہے، عوام کا نہیں، حکومت کا کام ہے، عدلیہ، مقننہ اور پولیس کو اپنا فریضہ ادا کرنا چاہئے تو ہم اپنی محترم ومحبوب شخصیات کی حفاظت نہیں کر سکیں گے، تشتت و افتراق اور جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات ہے جو ہمیں مل رہی ہے، قانون فطرت میں بھی ان ہی کی مدد کی جاتی ہے جو خود اپنی مدد کے لئے ہاتھ پاؤں ہلاتے ہیں۔

ایک گزارش یہ بھی ہے کہ دینی حلقوں کو یہ صدائے احتجاج صرف علمائے کرام کی شہادتوں کے ساتھ خاص نہیں کرنی چاہئے، انہیں پورے ملک میں بالعموم اور کراچی میں بالخصوص قتل وغارت اور دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے، کراچی میں قتل وغارت اور تاجر برادری کو اربوں کا نقصان پہنچایا ہے، اب بھی مختلف دہشت گرد اور بھتہ مافیا ان سے کروڑوں روپے کا بھتہ وصول کر رہے ہیں، نہ دینے کی صورت میں جائیداد اور جان دونوں سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں، تاجروں کا یہ طبقہ مظلوم بھی ہے اور مدارس کا معاون ہونے کی حیثیت سے مستحق بھی کہ ان کے جان ومال کی حفاظت کے لئے دینی ومذہبی حلقوں کی طرف سے آواز ہونی چاہئے، ان شاء اللہ کوئی بھی ان کی آواز کو نظر انداز نہیں کر سکے گا، دعا ہے، اللہ تعالیٰ وطن عزیز کو امن وسکون کا گہوارہ بنائیں اور قوم کو مخلص اور دیانت دار قیادت نصیب فرمائیں۔ آمین

تحفہ نایاب

علماء کرام، طلباء، طالبات اور مساجد کے خطباء حضرات کے لئے اب ﴿۱۰۰﴾ سے زائد، وقت کے انتہائی اہم موضوعات پر کم وقت میں مستند، پُر مغز بیان، تقریر، خطبہ، مضمون تیار کرنا سوچوں سے بھی زیادہ آسان، کیونکہ بفضلہٖ تعالیٰ آپ کی معاونت کے لئے :

باقة الأزهار (عربی)

اکابر کی تقریظ و سرپرستی میں

مدارس اور اسلامی لائبریریوں کے لئے ایک کتاب بلا قیمت

ناشر مکتبۃ الحمید کراچی Ph:03332213064